سود کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا مستحسن فیصلہ اور وفاقی وزیر خزانہ کا افسوس ناک رویہ

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ پاکستان کے قیام کے وقت سب کے دل میں یہ جذبہ کار فرما تھا کہ ہم اس وطن میں اسلام کے سنہری قوانین کو نافذ کریں گے۔ اور اسے ایک مثالی ریاست بنائیں گے۔ اور سب کے تصور میں تھا کہ اس میں عدل و انصاف قائم ہو گا۔ اسلام کا اقتصادی و معاشی نظام زکواۃ و عشر نافذ ہو گا۔ حدود و تعزیرات پر بلا امتیاز عمل در آمد ہو گا۔ یہ ملک امن کا گھوارہ اور اس میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گا۔ کوئی مفلس محتاج اور فقیر نہیں ہو گا۔ کوئی بھوکا نہیں سوئے گا۔ غرضیکہ وہ تمام اسلامی اور فلاحی اصلاحات نافذ ہوں گی جس کی تمنا یا آرزو کی جا سکتی ہے۔

مگر بد قسمتی سے قیام پاکستان سے لے کر اب تک تمام حکمرانوں نے اسلام کا نام تو لیا مگر اس کی کوئی عملی شکل پیش نہ کر سکے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم نے بعض معاملات میں کوششیں کیں لیکن اکثر کام تشنہ رہا۔ اب جب کہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے اور شریعت بل بھی اسمبلی میں پاس ہو چکا ہے اس میں سود کو تین سال کیلئے برقرار رکھ کر کتاب و سنت کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی اور اب اگر وفاقی شرعی عدالت نے اپنے حالیہ ایک فیصلے میں سود کی لعنت کو فوراً ختم کرنے کا حکم صادر فرمایا دیا ہے۔ اور حکومت پر زور دیا ہے۔ کہ وہ غیر سودی نظام کا

نفاذ کریں یہ ایک انتہائی مستحسن فیصلہ ہے جس کو ہر مکتب فکر نے سراہا ہے۔

توقع تو یہ تھی کہ حکومت اس فیصلے کا خیر مقدم کرے گی اور قوم کو سودی نظام کی لعنت سے نجات دلائے گی۔

مگر انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ ہم یہ سطور تحریر کر رہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت کے وفاقی وزیر خزانہ جناب سرتاج عزیز نے وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان دیا ہے کہ ہم سپریم کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کریں گے اور سود پر کوئی پابندی نہیں ہو گی اور سرمایہ کاروں سے درخواست کی ہے کہ وہ پریشان نہ ہوں اور اطمینان سے بنکوں سے سودی لین دین جاری رکھیں وغیرہ وغیرہ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت کے وفاقی وزیر کی طرف سے یہ بیان نفاذ اسلام کے بارے میں ان کی نیتوں کی کلی کھول رہا ہے۔ اور اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ اسلام کے ساتھ یہ کتنے مخلص ہیں۔ دراصل سرتاج عزیز جیسے مغرب زدہ ذہن جب تک عنان اقتدار میں موجود ہوں گے۔ وہاں خیر کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلی بغاوت پر آمادہ ہوں ایسے بے دین لوگ حکومت کے چہرے پر بدنما داغ ہیں۔ انہیں فوراً کابینہ سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ اور وزیراعظم سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کو عملی شکل میں نافذ کریں۔ اور اسلامی بنکاری نظام کو متعارف کرائیں۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے صریحاً حرام قرار دیا ہو۔ تو اسی طریقہ کو اپنا کر ہم خیر و برکت کی توقع کریں۔ یہ سود کی لعنت تجارت کے لئے زہر

قاتل ہے۔ اس سے ملکی معیشت کی تباہی تو آسکتی ہے بھلائی نہیں!

اور ہم تمام مکاتب فکر کے علماء و کرام سے بھی گذارش کریں گے کہ وہ اپنے باہمی اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر نفاذ اسلام کو یقینی بنانے کیلئے متفق ہو جائیں۔ اور ان کے اتفاق کے بعد کسی حکومت کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ اسلام کے خلاف کوئی قانون بنا سکیں اور کھلم کھلا اسلامی قوانین کا مذاق اڑا بھی سکیں۔ اب موقعہ ہے کہ سود کے معاملہ میں متفقہ لائحہ عمل ترتیب دیں۔ تاکہ ہمیں اس لعنت سے نجات حاصل ہو اور ملکی معیشت میں سود کی آمیزش نہ ہو۔

بقیہ :- افتاء

صورت میں وہ کم کرایہ والے مکان میں منتقل ہو سکتی ہے۔

بعض اہل علم حدیث کے الفاظ جہاں تجھے خاوند کے فوت ہونے کی خبر ملنے سے عورت کو اس بات کا پابند کرتے ہیں کہ وہیں عدت گزارنے کہ جہاں اسے وفات کی خبر ملی ہے خواہ وہ کسی کے پاس بطور مہمان ہی ٹھہری ہوئی ہے اس طرح کی بے جا پابندی شریعت کے منشا کے خلاف اور تکلیف مالایطاق ہے۔

بہرحال عورت صورت مسئولہ میں اپنے خاوند کے گھر جا کر عدت کے ایام پورے کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔